9640 - موزوں پر مسح كرنے كى شروط

سوال

موزوں پر مسح كرنے كے ليے كيا شروط ہيں، اس كے دلائل كيا ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

موزوں پر مسح كرنے كى چار شرطيں ہيں:

پہلى شرط:

موزے وضوء كر كے پہنے ہوں، اس كى دليل نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا مغيره بن شعبہ رضى اللہ تعالى عنہ كو يہ فرمانا ہے:

" رہنے دو ميں نے انہيں وضوء كر كے پہنا تھا "

دوسرى شرط:

موزے يا جرابيں پاك ہوں، اگر نجس ہوں تو ان پر مسح كرنا جائز نہيں اس كى دليل يہ ہے كہ:

" ايك بار رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم صحابہ كرام كو جوتے پہن كر نماز پڑھا رہے تھے، چنانچہ دوران نماز ہى رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے جوتے اتار ديے، اور صحابہ كرام كو بتايا كہ انہيں جبريل امين عليہ السلام نے بتايا تھا كہ ان كے جوتوں ميں گندگى لگى ہوئى ہے "

اسے امام احمد نے ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ سے مسند احمد ميں نقل كيا ہے.

يہ اس بات كى دليل ہے كہ جس ميں نجاست لگى ہوئى ہو اس ميں نماز نہيں ہوتى، اور اس ليے كہ جب نجس چيز پر مسح كيا جائيگا تو مسح كرنے والا گندگى ميں ملوث ہوگا، چنانچہ اس كا مطہر ہونا صحيح نہيں.

تيسرى شرط:

ان پر مسح حدث اصغر یعنی وضوء ٹوٹنے میں ہوتا ہے، نہ کہ جنابت میں یا ایسی اشیاء جن سے غسل واجب ہو.

اس کی دلیل صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم سفر میں ہوں تو جناب کے بغیر دن رات اور تین تك موزے نہ اتاریں، لیکن پیشاب پاخانہ اور نیند سے پہنے رکھیں "

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے مسند احمد میں نقل کیا ہے.

چنانچہ حدث اصغر کی شرط لگائی جائیگی، اور اس حدیث کی بنا پر حدث اکبر کی بنا پر مسح کرنا جائز نہیں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں.

چوتھی شرط:

مسح شرعی طور پر محدود وقت میں کیا جائے، جو کہ مقیم کے لیے ایك رات اور دن، اور مسافر کے لیے تین راتیں اور تین دن ہیں.

اس کی دلیل علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کی درج ذیل حدیث ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقیم کے لیے ایك دن اور رات، اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں مقرر کیں، یعنی موزوں پر مسح کے لیے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے.

اور یہ مدت وضوء ٹوٹنے کے بعد مقیم کے لیے پہلے مسح سے شروع ہو کر چوبیس گھنٹے بعد ختم ہو جائیگی، اور مسافر کے لیے پہلے مسح کے بہتر (72) گھنٹوں بعد ختم ہو گی.

چنانچہ ہم فرض کریں کہ ایك شخص نے منگل کے روز نماز فجر کے لیے وضوء کیا اور اس نے اس روز پانچوں نمازیں اسی وضوء کے ساتھ ادا کیں، اور بدھ کی رات نماز عشاء کے بعد سو گیا اور پھر بدھ والے دن نماز فجر کے لیے اٹھا اور پانچ بجے مسح کیا تو اس کے مسح کی ابتد بدھ کے روز صبح پانچ بجے شمار ہوگی، جو جمعرات کی صبح پانچ بجے تك رہے گی.

اور اگر فرض کریں اس نے جمعرات کے دن پانچ بجنے سے قبل مسح کیا تو وہ اس مسح کے ساتھ نماز فجر یعنی جمعرات کی نماز فجر ادا کر سکتا ہے، اور جب تك وہ طہارت پر قائم ہے جتنی چاہے نماز ادا کرے، کیونکہ اہل علم

کے صحیح اور راجح قول کے مطابق مسح کی مدت پوری ہونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا، یہ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت کا وقت مقرر نہیں فرمایا، بلکہ مسح کی مدت اور وقت مقرر کیا ہے، چنانچہ جب مدت ختم ہو جائے تو مسح نہیں ہو سکتا، لیکن اگر وہ باوضوء اور طہارت پر قائم ہے تو اس کی طہارت باقی رہےگی، کیونکہ یہ طہارت شرعی دلیل کے مقتضی پر باقی اور ثابت ہے، اور جو چیز شرعی دلیل سے ثابت ہو وہ شرعی دلیل کے بغیر ختم نہیں ہوتی.

اور پھر مسح کی مدت ختم ہونے سے طہارت اور وضوء ختم ہونے کی کوئی دلیل نہیں، اور اس لیے بھی کہ اصل بھی یہی ہے کہ اسی پر باقی ہے جس پر تھا، حتی کہ اس کا ختم ہونا ثابت ہو جائے.

موزوں پر مسح کرنے کی شرطیں یہی ہے، لیکن بعض اہل علم نے اس کے علاوہ بھی کئی ایک شروط ذکر کی ہیں، لیکن ان میں سے بعض میں اختلاف ہے.